جن کی شاعری کی اساس ان ہی نمونوں پر استوار ہے اور جو انہی پامال راہوں پر مارے مارے پھر رہے ہیں -

ان میں سے شاعری کا ایک نمونہ تو وہ ہے جس میں زاہد سے چھیڑ چھاڑ رندی سرمستی اور معشوق کے ساتھ مذاق (ہنسی) کا نظریہ زیادہ نمایاں ہے - لیکن ان شعرا کے کلام میں جدت کا سخت فقدان ہے اور وہ ان ہی خیالات و احساسات کو جو اس سے قبل نہایت اچھے طریق سے شعر کے قالب میں ڈھل چکے ہیں بڑے عامیانہ اور بھونڈے انداز میں پیش کر رہے ہیں - طنزیہ و مزاحیہ شاعری کا یہ نمونہ کچھ اس قسم کے اشعار پر مشتمل ہے :-

کب تک کھلائے گا تو قلابازیاں مجھے

عاشق ہوں میری جان کوئی بندر نہیں ہوں میں

_____ احمق پھپھوندی

رقیب رو سیاہ کی کاٹ لیں گے ناک جوتے سے

بلا سے ایک دو ہفتہ رہیں گے گر بڑے گھر میں

_____ باپ

ثابت میں مجھ کو بند کیا جب کہ دوست نے

مرنا سمجھ کے میں نے بھی شب بھر اذان دی

_____ ناز

مزاحیہ و طنزیہ شاعری کا دوسرا نمونہ اکبر الہ آبادی کے تتبع میں معرض وجود میں آیا ہے لیکن اکبر کے خلوص رفعت تخیل اور ایک اعلیٰ درجے کے اسلوب